نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲ مئی ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۷

یہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۹ پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲، ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	ار	اِسلام میں مسیح اُردو	ار	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۳ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش ودین اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
" سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
" سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۴ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے اینٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۳/ رو ۶/ رو ۸/ +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد - کونجی - فارسی اُردو قیمت ۴/ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبد الاحد از کائرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ینگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲/ +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہیٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن ہی چھاپی گئی قیمت ۴/ - اُردو ۸/ - اور ۱۲/ یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴/ - ۸/ - ۱۲/ - رومن ۶/ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸/ +

ویدونکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰/ +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲/ +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳/ +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۳/ - فارسی اردو ۳/ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت بیمار داران { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۱۲/ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶/ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-

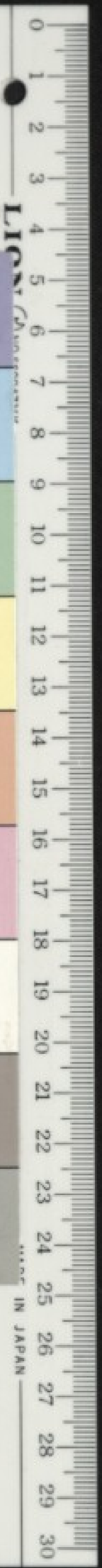
۱ - اجھگیل سنگھ نمبردار - ۲ - ہمادی ٹوکری - ۳ - سدیپک جیون - ۴ - بھرکی ۵ - میں رمدا بھرداہاں - ۶ - ایک کُتی وی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸/ +	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵/
رابنسن کروسو	۱۲/ +	طیطس رفیق صلیب	۸/
طلائی شمعدان	۴/ +	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲/
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸/ +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲/
روح سے معمور زندگی	۴/ +	القاب مسیح	۴/
طریق دعا	۴/ +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴/

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴/ +



فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار — صفحہ ۳
(۲) اخبار کی بہار — ؍ ۴
(۳) کلام کے نظارے وغیرہ وغیرہ — ایڈیٹر ؍ ۵
(۴) اقتباس صحیفہ کہانی بھیونگی کیادی کہا ہیں ؍ ؍ ۶
(۵) آرمینیس کی روحانی قوت
(۶) آرتنا تہ کرنا — ڈاکٹر عزیز محمود خاں ؍ ۹
(۷) انڈیا اشیاٹیا سکول یونین — آر سہ جیس ؍ ۹
(۸) انڈیا سنٹرل سکول یونین ۱۹۱۳ء کا امتحان آر جبیس صفحہ ۱۰
(۹) روح القدس کی فطری نوری — پادری این پریلیس ؍ ۱۰
(۱۰) جلسہ پروداعی — یکے از حاضرین ؍ ۱۱
(۱۱) مراسلات — منشی جان باد ہو ؍ ۱۱
(۱۲) وفات حسرت آیات — این۔ پی پروانہ ؍ ۱۲
(۱۳) خیال اور صحت — بر محمود چابک ؍ ۱۳
(۱۴) غزل — سٹر قمر ؍ ۱۳
(۱۵) انتخاب الاخبارات۔ ؍ ۱۳

نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲ مئی۔ ۱۹۱۳ء

گلدستہ اخبار

راجہ سر ہرنام سنگھ کے فرزند کنور رگھبیر سنگھ بیرسٹرایٹ لاپنجاب کی گورنمنٹ سکرٹریٹ میں انڈر سکرٹری کے عہدے پر سرفراز ہوئے ہیں۔ مبارک۔

نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے مسٹر این کے کرجی بی۔ اے جو اب تک اسسٹنٹ سکرٹری تھے۔ سکرٹری کے معزز عہدے پر سرفراز ہوگئے ہیں۔ اس ترقی کے لئے ہم اُن کو مبارکباد کہتے ہیں

مسٹر آئی لعل جو مسٹر جند لعل صاحب ساکن لاہور کے سب سے بڑے بیٹے ہیں مظفرنگر کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوگئے ہیں۔ اور یہ بات مسیحی جماعت کے فخر کا باعث ہے۔ ہم ان کو بھی مبارکباد دیتے ہیں۔

سالونیکا سے خبرآئی ہے کہ سرویا کے جہازوں پر جو فوجیں لادی جاتی تھیں تاکہ سقوطری کی لڑائی میں جاویں۔ اُن کا بھیجنا اب بند ہوگیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جلد لڑائی موقوف ہوجاویگی۔

اڈیریانوپل میں جنرل براڈوڈ نے ترکی کے زخمی سپاہیوں کی امداد میں کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور انگریز اور امریکن ڈاکٹر لوگ علاج کر رہے ہیں اور انگلستان سے سب قسم کا سامان آرہا ہے۔

مسٹر سمسن برٹش کونسل ہر روز دس ہزار ڈبل روٹیاں مسلمان خانہ اندوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

اڈیریانوپل کے فتح کرنے میں بلغیرین اور سرویین لوگوں کا اس قدر نقصان ہوا ہے جس کا اندازہ ناممکن ہے۔ خاصکر اُن کی کئی فوجیں جو اچھے خاندانوں کے لوگوں میں سے بنی ہوئی تھیں وہاں نیست و نابود ہوگئیں۔ پس اب بلغیرین لوگ صلح کرنے پر زیادہ آمادہ ہیں اور صوفیہ سے خبرآئی ہے کہ ۶۰ ہزار فوج جو جمع کی جارہی تھی۔ اب ملتوی رکھی گئی ہے۔ جس سے جلد صلح کی امید پائی جاتی ہے۔

والونا کے قریب سرویین فوجوں نے ترکی فوجوں کو جو جانیپا سے متعلق ہیں سخت شکست دی اور ۱۵ سو آدمی گرفتار کرلئے ہیں

یورپ کی سلطنتیں پورے طور سے کوشش کر رہی ہیں کہ صلح کے عہد و پیمان جلد لکھ پڑھ جاویں بلکہ اُنہوں نے بلغیریا وغیرہ کو صلاح بھی دی ہے کہ جلد لڑائی بند کر دیجاوے۔

کناڈہ کی گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے کہ بہت سے جنگی جہاز بنا دیں تاکہ اپنے ملک کی نگرانی ہو وے اور نیز انگلستان کو بھی مدد ہو وے۔

آسٹریلیا کے دارالخلافے کی آبادی میں گذرے سال ۸۰ ہزار سے زیادہ لوگوں کی بیشی ہوئی ہے۔

تجارت کی تیزی کی وجہ سے بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں اس سال ۹۸ لاکھ کی آمدنی ہوئی ہے۔ جس میں سے انہوں نے ۱۲ لاکھ اپنے ریزرو فنڈ میں جمع کئے ہیں۔ اور یہ فنڈ اب قریب کروڑ روپیہ کے پہونچگیا ہے۔

کل ہندوستان میں گذرے ہفتے ۱۴۰۱۰ آدمی طاعون میں مبتلا ہوئے۔ اور ۱۲۴۶۵ مرگئے جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

دہلی ۱۳۔ بمبئی احاطہ ۳۹۴ مدراس ۵۲ بنگال ۷۶ بہار ۲۱۱۲ ممالک متحدہ ۷۹۱۰ پنجاب ۱۴۸۳ برما ۱۳۲ وسط ہند ۱۰۔ ممالک متوسط ۴۱ میسور ۲۷ حیدرآباد ۹ راجپوتانہ ۱۹۵ کشمیر ۲۔

لاہور میں چیفس کالج کے سلسلہ میں رئیس زادوں کا ایک ابتدائی سکول بھی قایم کرینگے۔

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کا امتحان مقابلہ اکتوبر میں ہوگا صحت کا امتحان بھی لازم ہے۔

امیدواروں کا امتحان صحت ۳۰ مئی کو لاہور میں لینگے اسکے بغیر شمولیت نہیں ہوگی۔

چیفکورٹ لاہور کے مسٹر جسٹس سر وارٹسن کے ریٹائر ہونے پر تین جج سیڑھیاں چڑھے ہیں۔

مسٹر بی ڈی گینوڈ ڈویژنل جج پنجاب میں عارضی ایڈیشنل جج مقرر کئے گئے ہیں۔

بمبئی کے ایک پارسی فیاض دل نے پچاس لاکھ روپیہ کا گپت دان کیا۔ نام پوشیدہ رکھا۔ آفریں!

اخبار کی بہار

آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے ۳۰ ہزار روپے کیپٹن سکاٹ فنڈ میں دیئے ہیں۔ تاکہ ان بہادر لوگوں کی بیواؤں کی مدد ہو جو قطب جنوبی میں مرے ہیں۔

کمانڈر نچیف صاحب نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ گورے لوگ جب شکار کھیلنے جائیں تب اسباب کی زیادہ احتیاط رکھیں کہ ہندوستانیوں کو چھرا گولی نہ لگے۔ ابھی تک ایسی وارداتیں بہت ہوئی ہیں ورنہ شاید شکار بند کرنے کی ضرورت پڑے۔

لندن کے ایلبرٹ ہال میں سفرگیٹ لوگوں نے بڑی بھاری میٹنگ کی جس میں قریباً سب انگلستان کے سفرگیٹیں حاضر تھیں اور ۲½ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہوا۔

لنڈن ۲۳-اپریل ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ بلقانیوں کے جواب سے جو دول کو ارسال کیا گیا ہے۔ نہایت اچھا اثر پیدا ہوا ہے۔ لندن کے مبصرین سیاست امید کرتے ہیں کہ ایک بنیاد قائم کہ بہت جلد اس پر دوامی صلح کی دیوار اٹھائی جائے گی۔

تسخیر سقوطری کی خوشی میں بلقانیوں کا ناچ ۔ لنڈن ۲۴ اپریل سقوطری کے مسخر ہوجانے پر سلافی دارالحکومتوں میں مسرت کے نہایت وحشیانہ مظاہرے کئے گئے۔ بازاروں وغیرہ کی آراستگی کے علاوہ چراغاں کیا گیا تھا۔ بلگریڈ میں ہر ایک طبقے کے لوگ سرور کے جلوسوں میں شامل ہوئے۔ شراب کے خم لنڈھائے گئے اور لوگ موسیقی کے نغمے سن سن کر ناچتے تھے عوام الناس کا ایک مجمع غفیر جس میں بہت سے افسر بھی شامل تھے۔ پرشیو جنسکی نامی کیتھیڈرل واقعہ سینٹ پیٹرزبرگ میں ترانۂ مسرت سننے کے لئے حاضر ہوا ایک جلوس نکالا گیا جو سروی سفارت خانے میں پہنچا۔ پولیس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی شنبہ میں صبح کے ۱۰ بجے یہ خبر شائع کی گئی۔ شاہ نکولس نے قصر شاہی کے بالا خانے میں نمودار ہوکر مجمع کو خطاب کیا اور اُس کے بعد بیحد جوش وخروش کی حالت اتحادیوں کے نمائندوں سے دست پنجہ لیا۔

قسطنطنیہ ۲۵-اپریل سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ سقوطری کی تسخیر ذخائر خوراک کے اختتام کا نتیجہ ہے فوجوں نے اپنے ہتھیار توپیں اور گولی بارود کا ذخیرہ اپنے قبضے میں رکھا اور انہیں اجازت دی گئی کہ وہ سان گیوانی کے مقام پر جہاز میں سوار ہوکر چلی جائیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل مانٹی نگرویوں نے سقوطری میں ۱۲۰ توپوں پر قبضہ حاصل کیا قلعہ گیر فوج کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنی بندوقیں قبضہ میں رکھے کیونکہ شاہ نکولس کو معلوم تھا کہ اس میں بہت سے البانوی بھی شامل ہیں جو مانٹی نگرو کی وفادار رعایا ہیں۔ ترکوں کی قلعہ گیر فوج سقوطری سے تیرانا کو واپس جارہی ہے۔ کل تک سقوطری ان سے بالکل خالی ہو جائے گا۔ دو مانٹی نگروی بٹالین سقوطری کو اس غرض سے روانہ ہوئی ہیں کہ وہاں امن اور نظام قائم رکھیں۔ شہزادہ ولیعہد کل شہر میں داخل ہوگا اور اس وقت قلعہ پر مانٹی نگروی جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ شاہ نکولس نے ذخائر خوراک کے تین جہاز مصیبت زدوں کے لئے روانہ کردیئے ہیں۔

مانٹی نیگرو کے ساحل پر فوجی قبضے کی تجویز ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹریا نے دول یورپ کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے انٹی واری اور سان گیوانی دی میڈوا پر بین الاقوامی فوجی قبضہ کرلیا جائے اور اگر یہ تجویز عمل میں نہ لائی گئی تو آسٹریا اور اٹلی یا تنہا آسٹریا ان مقامات پر قبضہ کریگا۔ اب تک اس تجویز کا کوئی جواب نہیں بھیجا گیا۔

لنڈن ۲۵ اپریل ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مانٹی نگرو نے ایک سرحد تجویز کی ہے جو دریا کی شمالی مغربی جانب سے شروع ہوکر کوپک سے گزرتی ہوئی کالڈرون تک پہنچے گی جو جھیل سقوطری پر واقع ہے۔ اس طرح کیتھولک البانویوں کی کلیمنٹی قوم کا علاقہ مانٹی نگرو میں شامل ہوجائے گا۔ نیز وہ دریائے بریانا کے بائیں کنارے کا جس میں "بریڈیکا" کا قصبہ شامل ہو اور بریڈیکا سے یکر سان گیوانی ڈی میڈوا کے شمالی ساحل تک کے خط کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔

قسطنطنیہ ۲۴-اپریل ٹرکی اور بلغاریہ کی ہنگامی صلح کی میعاد ختم کر بڑھا دی گئی ہے۔

برلن ۲۴ اپریل۔ تقلیا ایل میں ایک کان کے پھٹنے سے ۱۲۰ آدمی ہلاک ہوئے جن میں ½ غیر ملکی ہیں۔

طہران ۲۴ اپریل۔ چند اور کے چھ سو سپاہی سویڈش افسروں کی ماتحتی میں شیراز کو روانہ ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ اپریل مسٹر برین نے دارالاعیان کی مجلس تعلقات خارجہ کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ تمام دنیا میں قیام امن کی تحریک کی جائے۔ مسٹر موصوف نے مسٹر برائیس کو الوداعی ضیافت دی۔ انہوں نے اپنی اپنی تقریر کے دوران میں اسبات پر زور دیا کہ امریکہ کی بحری فوج میں تخفیف کرنے کے علاوہ آئندہ کے لئے بتدریج فوجی جمعیت گھٹانے کی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ مسٹر ممدوح نے توقع ظاہر کی کہ دوسری یورپین اقوام بھی اس طرز عمل کی تقلید کریں گی۔

اسلامیہ کالج کو لاہور سے شاہدرہ لیجانے کی بابت مسلمانوں سے چندہ کی [illegible] اپیل کی گئی ہے۔

دلائل زبردست ہیں موجودہ مکان میں ہائی اسکول رکھینگے۔ کالج کی گنجائش نہیں ہے۔

پنجاب جیفس ایسوسی ایشن کے الوداعی جلسہ میں حضور لاٹ صاحب نے ایسوسی ایشن طلائی تمغہ دیا۔

لیفٹننٹ پنڈت ہرجو بھن دتاتریہ کینی صاحب کو عطا ہوا بصلہ نظم "تزک قیصری" تھا۔

مضافات کلکتہ میں پولیس نے عرصہ ۴ ماہ ۱۳ لٹیرہ گروہ پکڑے۔ کل ۱۰۷ ملزم ہیں۔

رنگون کی خبر کہ ڈاک میں ایک پارسل چرایا گیا جس میں ۲۵ ہزار ڈالر کے کرنسی نوٹ بند تھے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱۸

بنی اسرائیل کے بیابان سے آکر ملک کنعان میں متقیم ہونے کا ذکر کیا جا چکا ہے اب کنعان کے ملک میں جب اُن کا دخل ہوا تو یکے بعد دیگرے وہاں کے باشندے گئے اُن کی حکومتیں بالکل مغلوب کی گئیں۔ اور اُن کے عوض میں تمام ملک بنی اسرائیل کے قبضے اور تصرف میں آگیا۔ اگرچہ اُن کے بڑے بڑے لشکر اور فوجیں تھیں۔ مگر خدا کی زبردست طاقت سے وہ تمام قومیں مغلوب ہوگئیں جن میں سے شہر یریحو کا حال سب سے عجیب ہے کیونکہ وہاں کی شہر پناہ بہت مضبوط تھی اور وہ بڑی جرار فوج کے زیر تحت تھا۔ لیکن بنی اسرائیل جو سامان جنگ اور جنگی فن سے ایسے ماہر نہ تھے اگر اپنی حکمت اور زور سے اس پر قابو کرنا چاہتے تو ہرگز ہرگز نہ کر سکتے۔ لیکن خدا نے اپنے بندے یشوع کے ماتحت ان لوگوں کو صرف چند سو کے شمار سے کامل شکست دی اور یہ عجیب بات اس کے متعلق ہے کہ وہ تمام شہر پناہ آپ سے آپ گر گئی اور وہ زور اور لشکر آپس میں کشت و خون کر کے بالکل تباہ ہوگیا اور اس شہر اور ملک پر بنی اسرائیل کا قبضہ ہوگیا اور اسی طرح سے وہ تمام ملک کنعان بنی اسرائیل کا ملک ہوگیا۔ اور وہ اُن میں بارہ خاندانوں کے شمار کے مطابق تقسیم کیا گیا لیکن اس تقسیم میں بنی لاوی کو کوئی ملک نہ ملا۔ کیونکہ وہ دینی خدمت پر مقرر ہوئے تھے۔ اور اُن کے حق حقوق دینی رسومات کے لحاظ سے ہر ایک فرقہ پر واجب و لازم تھے۔ جس کا تمام بیان کتاب توریت میں پایا جاتا ہے۔

اس وقت ان کا کوئی بادشاہ نہ تھا اور ان کا انصاف قاضیوں کی معرفت کیا جاتا تھا جو نسلاً بعد نسلاً مقرر ہوتے تھے۔ اور اس طرح سے مدت مدید تک بنی اسرائیل بغیر بادشاہ کے قاضیوں کے ماتحت رہے پھر بعد ازاں اُنہوں نے خود بادشاہ طلب کیا اور ساؤل بادشاہ ان کا پہلا بادشاہ مقرر ہوا۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل سوم

قولہٗ:۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ۔ یعنے خدا تعالیٰ کا کوئی بیٹا سمجھنا اور خدا میں نقص کا ماننا یہ لازم و ملزوم باتیں ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت سے ہمیں ثابت ہوتا ہے کہ بیٹا ہمیشہ باپ کی جز ہوا کرتا ہے۔ اور اُس کے وجود کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ سو اگر مسیح کو خدا کا بیٹا مانا جاوے تو لازم آویگا کہ خدا کے وجود سے ایک جز الگ کیا گیا۔ اور وہ حصہ جو پہلے اس کے وجود میں تھا اس سے جدا ہو کر ایک الگ ہستی بن گیا سو ایسے اعتقاد سے خدا کا ناقص ہونا تسلیم کرنا پڑے گا۔ حالانکہ وہ ذات پاک ہر نقصان سے پاک ہے اور اگر کہا جاوے کہ ابن سے مراد حقیقی ابن نہیں بلکہ ابن کا لفظ مسیح پر اس لئے بولا جاتا ہے کہ خدا کا اس سے اعلےٰ درجہ کا تعلق تھا تو اس تاویل سے ہمیں انکار نہیں۔ کیونکہ ان معنوں میں تو ہر ایک نیک اور راستباز آدمی خدا کا ابن کہلانے کا مستحق ہے۔ چنانچہ انجیل و توریت نے یہ لفظ سینکڑوں آدمیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔

دیکھو حوالجات صفحہ ۱۴ و ۱۵

اقول:۔ ایسا ماننا اس حالت میں قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ یہ رشتہ یا تعلق مثل انسان کے ہو۔ لیکن یہ تو غلطی کی اول بنا ہے۔ ہم تو یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ آلہی اور ربانی ذات جو ہمیشہ سے قائم بالذات اور ازلی اور ابدی ہے اپنی تمام صفات الٰہیہ کے ساتھ اقانیم ثلاثہ ہے نہ کہ پیچھے سے یا کسی دوسرے وقت مثل بیٹے کے پیدا ہوگئی یا جز اور ٹکڑے ہو کر علیحدہ ہوگئی۔ بلکہ وہ پاک اور منزہ لاتبدیل۔ بے نقص ذات ہمیشہ سے غیر مبدل ہے اور اس ہستی میں جو فہم انسانی اور ادراک عقل انسانی کی رسائی سے اعلےٰ اور بالا ہے کسی وقت کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور متجسم بصورت انسان کے ہونے کے وقت اگرچہ اس وجود انسانی میں تبدیلی نظر آتی ہے۔ مگر وہ کوئی تبدیلی ذات آلہی میں پیدا نہیں کرتی۔

اس کو ایک اعلےٰ درجہ کا صرف تعلق ہی ماننا سراسر غلطی ہے نہیں بلکہ یہ ازلی ذات اور اسرار آلہی ہے۔ جس کا آپ انکار کرتے اور غلطی کھاتے ہو۔ کہاں آلہی ذات اور کہاں انسانی تعلقات؟

"میری بات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دو"

مندرجہ بالا فقرہ ظہیر الحق نمبر ۲ کے صفحے ۸ کے دوسرے پیراگراف میں مندرج ہے۔ اس نام کے اب تک دو رسالے نکل چکے ہیں جو احمدی مشن کے افترا پردازوں کے ہتھکنڈے ہیں۔ اُن کا مضمون بعنوان "قرآن کریم میں مسیح ابن مریم" ہے جس میں وہ اپنی عجیب لن ترانیوں سے یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم مر نہیں گئے تھے پر یہودیوں کو دھوکا لگا تھا اور وہ شک میں پڑ گئے تھے۔ افسوس ان عقل کے پتلوں سے کوئی پوچھے کہ یہودیوں کو دھوکا دینے والا کون تھا تو وہ خود کہنے کو تیار ہونگے کہ ان کی الہامی کتاب اس بات کا الزام خدا پر لگاتی ہے جس کا منفصل بیان قرآن میں موجود ہے۔ یک نہ شد دو شد کی مثال یہاں ٹھیک لگتی نظر آتی ہے۔ یہودی جنکے روبرو یہ تمام واقعات گزرے دیکھے اور شبہ والے ٹھہر گئے اور ۶۰۰ برس کے بعد ان تواریخی بیانات پر اس ملک سے دور افتادہ ملک عرب کے پیغمبر نے مسیح خداوند کی موت کو باطل کرنے کے لئے خدا کو بھی اپنی باتوں کا شریک بنا کر دھوکا دینے والا ٹھہرا دیا جو فعل خدائی عظیم شان ذات کے بالکل برخلاف ہے اور یہودیوں کی تواریخی واقعات پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ بقول شاعر

این خیال است و محال است و جنوں

ثابت ہوگا۔ خدا کی قدرت کہ یہودی آج کے دن تک موجود رہتے ہیں اور خداوند یسوع کے واقعات کے شاہد بنے ہوئے ہیں اور اس کی باتیں ان میں اب تک پوری ہو کر ایک زندہ

ثبوت پیش کر رہے ہیں لیکن ان واقعات کی موجودگی میں عرب کا مخالف فرقہ ایسے ایسے لوگ پیدا کر رہا ہے جو اپنی زٹلوں اور لنترانیوں سے خدا کی الہامی کتابوں کو جھٹلانے سے نہیں چوکتا اور روز نئی خرافات گھڑنے سے نہیں تھکتا۔ ہمارے خیال میں اس فرقے کو خود لکھے ہوئے کلمات کے مطابق یہ باتیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دینے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ یہ دنیا کی تواریخ کے برخلاف نئی آواز اُٹھاتی ہیں۔ جن کی کچھ حقیقت ہی نہیں۔

پادری یوحنا خاں صاحب پاسٹر ترویانہ کلیسیا کی بے وقت اور حیرت انگیز موت کا مختصر ذکر ہم گذشتہ ہفتہ کے نور افشاں میں کر چکے ہیں۔ اب کچھ تفصیلاً حال بطور اختصار کے ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت یہ پادری صاحب بسبب اپنے اوصاف حمیدہ اور عادات پسندیدہ کے ہر دلعزیز بنے ہوئے تھے۔ اور ایک بالیاقت اور ہونہار جوان تھے۔ جن کی مرگ جوانی سے نہ صرف تمام عیسائی بلکہ اکثر ان کے واقف ہندو اور مسلمان اس اچانک اور وحشت انگیز خبر کو سنکر دست حسرت ملتے نظر آتے ہیں۔ اور سب کی زبانوں سے سخت افسوس اور حسرت کے کلمات نکلتے ہیں جو اُن کی مسیحی اعلیٰ زندگی کو روشن کرتے ہیں۔ پادری صاحب مرحوم سچ مچ ایک جلتا اور چمکتا چراغ تھا۔ جو جہاں رہا اپنی عمدہ صفات سے جو خود بخود اُن کی عملی زندگی سے صاف طور سے ظاہر اور آشکارا ہوتی تھیں جو وہ لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے تھا۔ اس مرد خدا کا ذکر خیر دیر تک ہوتا رہیگا۔ ذیل کی خوبیاں اس خادم میں گویا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ (۱) محبت (۲) فروتنی (۳) ہمدردی (۴) صاف گوئی (۵) برداشت (۶) خود انکاری (۷) دلجوئی (۸) سرگرمی وغیرہ وغیرہ ہم زیادہ حالات لکھنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ کسی ایک صاحبان نے اُن کے لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو بشرط گنجائش درج کئے جاینگے۔ پادری صاحب مرحوم اپنے پیچھے ۲ بچے اور بیوی اور ایک ضعیف والدہ اور ۲ بھائی چھوڑ گئے ہیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خداوند اُن کے تمام رشتہ داروں اور لواحقوں کو صبر جمیل عنایت فرماوے۔

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۳ء میں "یسوع مصلوب" کے عنوان سے ایک نوٹ درج ہے جس میں ایڈیٹر صاحب نے ہمارے ایک نوٹ پر رائے زنی کی ہے جو ہم نے انجمن احمدیہ سہارنپور کے کسی گندے اشتہار پر لکھا تھا۔ اس اشتہار کی رو سے جو اعتراض قائم کیا گیا تھا بالکل ایک لغو خیال پر عیسائیوں کو مغالطے میں ڈالنا چاہتے ہیں جو یہ تھا "کہ یسوع مصلوب ہو کر تین دن کے لئے لعنتی ہوگیا"۔ اس پر وہ اب یہ بحث اُٹھاتے ہیں کہ "اس فقرے میں مسیح کے تین باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مصلوب ہونا۔ تین دن اور ملعون ہونا معلوم نہیں کہ اس تثلیث میں کس بات کا انکار ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں"۔

اس کے جواب میں ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ یہ تثلیث جس کے خواب آپ کو بے کلی سے آیا کرتے ہیں آپ کی افترا ہے۔ ورنہ ایسی تثلیث کے عیسائی لوگ قائل نہیں ہیں۔ آپ یہ فقرہ انجیل میں لکھا ہوا دکھلا دیں تو بس بحث ختم ہوئی۔ لیکن جب یہ اس طرح کا فقرہ جس میں خباثت اور شرک کی بو پائی جاتی ہے۔ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ نہ ہم آپ کی پیش کردہ تثلیث کے قائل ہیں۔ اور نہ یسوع مسیح کے تین دن کے لئے ملعون ہونے کے قائل ہیں۔ اور اس لئے اُس کو آپ کی افترا پردازی کے بہت سے دیگر بیانات میں سے ایک مانتے ہیں۔

دوسری بات آپ یہ لکھتے ہیں کہ "باقی رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ فرمان کہ مسلمانوں نے احمدیوں پر کفر کا فتوے لگا دیا ہے۔ سو اگر ان مسلمانوں کا فتویٰ ضرور درست ہے تو گویا ایڈیٹر صاحب کے حق میں ان مسلمانوں نے کوئی اسلام کا فتوے جاری کر دیا ہے"۔ ایڈیٹر صاحب کیسی فاش غلطی کھا رہے ہیں۔ جبکہ آپ احمدی دیگر مسلمانوں کے ساتھ محمدی ہونے کا دعوے رکھتے ہو۔ اور وہ ان سخت اختلافات کی وجہ سے آپ کو کافر اور مرتد اس خلاف عقیدے کی وجہ سے جو خدا اور یسوع مسیح کی نسبت سے سمجھتے اور رکھتے ہیں تو آپ کے اسلام سے گر جانے کی کافی دلیل ہے۔ اور اسلام کا کوئی فتوے نے ہمارے حق میں ہونے یا نہ ہونے کا سوال ضروری نہیں کیونکہ ہمارا یقین ان کے ساتھ ایسا نہیں جیسا کہ احمدی اور دیگر مسلمانوں کا ہے۔ اور ان کا فتوے جو آپ کے حق میں اثر رکھتا ہے وہ ہمارے حق میں کچھ وقعت نہیں رکھتا اور باقی رہا ہمارے دیگر فرقوں کا اعتراض گو سو فرقوں اور رسمی اعتقادات کے ایسا تفرقہ نہیں ہے جیسا کہ دیگر مسلمانوں اور احمدی جماعت میں ہے۔ ہم کو امید ہے کہ اب ایڈیٹر ہمعصر بدر کی سمجھ میں آجاوے گا۔ اور وہ اس کی نسبت زیادہ اخبار کے صفحے کالے نہ کرینگے۔

اِس آزادی کے زمانہ میں علم و روشنی کی جھلک نے اور سائنس کے عجیب و غریب کرشموں نے لوگوں کی طبیعتوں کو کچھ ایسا بگاڑ دیا ہے کہ وہ قسم قسم کے وہمات کے سمندر میں سے نکلنے کے بجائے زیادہ تاریکی کی طرف رجوع ہو رہے ہیں اور اصل حقیقت سے دور گھسیٹے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک کے بعض تعلیم یافتہ لوگ جن کی مالی حالت ان کو اجازت دیتی ہے کہ وہ مغربی ممالک میں جا سکیں۔ وہ وہاں جا کر اور ان ملکوں کی حالت کو دیکھ کر عجیب خبط میں پڑتے ہیں اور اپنے چند روزہ کے قیام سے مغربی مذہب کے متعلق اپنی رائے زنی کرتے ہوئے عجیب قسم کے فیصلے دینے لگتے ہیں جو حقیقت میں کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ خواجہ کمال الدین صاحب ایک طرف اپنی غلط رایوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور وہ ملک امریکہ میں اسلام پھیلانے کا بڑا کام طے کرکے آرہے ہیں۔ اور دوسری طرف مہاشے [illegible] جی ہمعصر آریہ گزٹ میں لکھتے ہیں کہ "گو اس روشنی اور سائنس کی ترقی کے زمانہ میں امریکن لوگ جیسے روشن خیال و عالی دماغ اشخاص کی عیسائیت کے پرانے دقیانوسی خیالات سے خلاصی ہونی مشکل تھی۔ اسلئے مختلف آتمائیں مختلف سوسائٹیوں میں شانتی تلاش کرنے کا یتن کر رہی ہیں"۔ یہ بیچارے ہندوستانی یہ نہیں جانتے کہ مسیحی مذہب جس نے ان ممالک کو وہ عروج بخشا ہے جو آج اُن کو حاصل ہے کیونکر عیسائی مذہب کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور ہندوستان کے گرے ہوئے مذاہب کو جنہوں نے اتنے برسوں اور زمانوں سے کچھ نہیں بنایا کیونکر مان لینگے؟



اقتباس

مسیحیوں کی موت کے وقت کی گواہی

(۱) میں ایک بچایا ہوا گنہگار ہوں۔ ہاں میں ایک بچایا ہوا گنہگار ہوں۔ ٹی جونس۔

(۲) اس کو اور زیادہ تعریف ہو اور مجھے مدد دے کہ میں زیادہ تعریف کروں میں اور کچھ نہیں کرونگا۔ میں دعا کرتا رہا ہوں اور کرتا رہونگا جان نیوے۔

(۳) اے مسیح جلال سے آ۔ میں تیری ہی انتظاری کرتا رہا ہوں۔ چاہئے کہ انجیل کے کام میں کوئی بادل روک نہ ڈالے۔ جب میں مروں وہ کام جاری رہے۔ ایٹ

(۴) لڑائی جیتی گئی۔ جنگ جیتا گیا اور فتح حاصل ہوگئی۔ ہمیشہ کے لئے فتح مل گئی۔ میں پاکیزگی فیاضی اور خوشی کے سمندر میں غسل کرنے کو جاتا ہوں۔ یہاں اور سب جاری رہے۔ ڈاکٹر پیسن

(۵) اگر وہ مجھے دس ہزار دفعہ قتل بھی کروا دے میں آنتنے ہی دفعہ اس پر بھروسہ کرونگا۔ میں اس کو محسوس کرتا ہوں۔ میں خوشی اور شادماں ہوں۔ میں سن کھاتا ہوں میں اس کے بازو پھیلاتا ہوں میں شیرلے سرود کے سننے کے لئے کان لگاتا ہوں۔

(۶) ادہو موت تجھے سب مقدم تو کسی کے لئے خزانہ ہے۔ بڑی لڑائی ہوچکی سب کچھ ختم ہے۔ زندگی مسیح ہے اور موت نفع ہے۔ بے ہارڈے

(۷) آہ کیا یہ موت ہے؟ اس سکولنے والے دوست سے میں دشمن کی طرح ڈرتا تھا۔ ڈاکٹر گورڈن

(۸) میں تعریف کرونگا۔ میں تعریف کروں گا!! میں تعریف کرونگا!!! جی سینڈ فورڈ۔

(۹) خدا کو جلال ہو۔ میں آسمان کو اپنے سامنے کھلا دیکھتا ہوں پادری بی۔ بباٹ۔

(۱۰) جلال! جلال! اے خداوند یسوع آ۔ پادری جے۔ ڈکنس

مفید کہانی

جان فاکس کا بحری سفر

انگلستان کے سوداگروں کی عام کوشش ہوتی تھی کہ ملک چین کے ساتھ سوداگری کریں۔ ایک دفعہ ایک جہاز جسکا نام Three half-moons. تھا جس میں ۴۳ آدمی سفر کر رہے تھے جن کے پاس سامان جنگ بھی موجود تھا۔ جس کے سبب سے وہ دشمنوں کا مقابلہ بھی کرسکتے تھے ۱۵۹۳ء کو پورٹسمتھ سے روانہ ہوئے۔ اور چین کے ایک شہر ہوئی کی طرف جانے کا قصد کیا۔ اُن کا منشا وہاں تجارت کرنے کا تھا لیکن رستے میں معلوم ہوا کہ وہ ترکوں کی آٹھ بڑی کشتیوں کے گھیرے میں آگئے ہیں۔ اور صورت ایسا ہوا کہ اُن کو بچ نکلنے کی راہ نہ بن پڑی۔ سوا اس کے کہ وہ اپنے آپ کو ان کے سپرد کردیں یا کہ ڈوب جاویں۔ لیکن جان فاکس نے جو اُن میں سے ایک تھا اپنے ساتھیوں کو دلیر رہنے کی صلاح دی اور منت کی کہ بہادری کو ہاتھ سے نہ دو۔ اور اُن کو سمجھایا کہ خدا تمہارا مالک ہے نہ کہ تمہارے دشمن اور اُنہیں کہا کہ دشمنوں کو جو تو بخود ہیں دیکھکر گھبرا نہ جاؤ۔ اور اُن کو یہ بھی کہا کہ اگر خدا کی یہی مرضی ہے کہ تم دشمنوں کے ہاتھوں میں پڑ جاؤ تو اس کا کیا چارہ ہوسکتا ہے۔ سوا اس کے صبر سے برداشت کرو اور اپنی خلاصی کی کوشش کرتے رہو۔ جیسا کہ منیویا کے لوگوں نے کیا تھا۔ اور خدا کی رحمت پر اپنے آپ کو چھوڑ دو۔ اور یہ کہکر اُن کو حوصلہ دلایا کہ اگر خدا کا قوی ہاتھ ان کے ساتھ ہو تو اگر دس گنا زیادہ بھی دشمن ہوں تو وہ کچھ نہیں کرسکتے۔

باقی دارد

پھولوں کی کیاری

موسیٰ پر مسیح کی فوقیت

پس اے بھائیو تم جو آسمانی بلاوے میں شریک ہو اس رسول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جس کا ہم اقرار کرتے ہیں وہ اپنے مقرر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا جس طرح کہ موسیٰ اس کے سارے گھر میں تھا۔ بلکہ وہ موسیٰ سے اس قدر زیادہ عزت کے لائق سمجھا گیا جس قدر گھر کا بنانے والا گھر سے زیادہ عزت دار ہوتا ہے۔ اور ہر ایک گھر کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہوتا ہے۔ مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خدا ہے۔ موسیٰ تو اُس کے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانتدار رہا تاکہ آئندہ بیان ہونے والی باتوں کی گواہی دے۔ لیکن مسیح بیٹے کی طرح اس کے گھر کا مختار ہے۔ اور اُس کا گھر ہم ہیں۔ بشرطیکہ اپنی دلیری اور امید کا فخر آخر تک قائم رکھیں۔

عبرانیوں ۳-۱ سے ۶

کہاوتیں

نو نقد نہ تیرہ ادہار

آگ کھائے منہ جلے۔ ادہار کھائے پیٹ جلے

صدقہ دیا تو بلا اور ادہار دیا گاہک گیا۔

ادہار کھانا پھوس کا تاپنا برابر

ادہار جیتے ہوئے میں نہیں چھٹتا میں بار

ایک گھڑی کی نا سارے دن کا ادہار

ایک گھڑی کی بے حیائی سارے دن کا ادہار

ہاتھ کا ہتھیار پیٹ کا ادہار

آرمینیس کی روحانی قوت

The Spiritual Condition of the Armenians By Rev: Robert Chamber Bardizag.

گذشتہ سے پیوستہ

ہمارے قصبے کے ایک گرجے میں میرے پیچھے آؤ اور کنڈرگارٹن کے لڑکے اور لڑکیوں کے روشن چہروں کو دیکھو اور ان مدرسوں کی تاثیر پر غور کرو جو دعائیہ میٹنگوں کے لئے جمع ہوتے وقت نظر آتی ہیں۔ ان بڑے بڑے سنڈے اسکول کے مدرسوں کی طرف دیکھو اور تمام عبادتوں میں حاضری کی بڑی تعداد کو دیکھو جو تمام عبادتوں کے وقت نظر آتی ہے۔ بردیزگ میں ۱۰۰۰۰ کی آبادی میں سے ۲۰۰۰ لڑکے طالب علم ہیں جو سب بائبل کی تعلیم حاصل کرتے ہیں یہ بات کم تعجب انگیز نہیں ہے۔ کہ گاؤں کا نمبردار پادری کی طرح مرنے والے مریضوں کے پلنگ کے پاس تسلی دیتا اور دعا کرتا پایا جاتا ہے۔ اور عورتیں ہفتہ وار دعائیں مانگنے کی میٹنگز خود چلاتی ہیں اور ہر گھر میں بائبل موجود ہے۔ اور سینکڑوں آدمی اور عورتیں ملک کے دوسرے حصے میں کلام سنانے کے لئے گئے ہوئے ہیں نیز ایسی جگہوں میں کلام سنانے جاتے ہیں جہاں قتل عام ہوا ہو۔

یتیم اسکولوں کا نظارہ جنکو مشنری چلاتے ہیں

ہزار ہا لوگوں نے ان یتیم خانوں میں تعلیم پائی ہے۔ ان میں سے اکثر استاد بنے ہیں اور بہت دستکاری سیکھ کر اچھے عہدوں پر پہنچے ہیں۔ میرے ساتھ ایک دوسرے گاؤں میں چلو اور دیکھو کہ وہاں ان میں سے بعض ایسے مفید اور محنتی کارندے بنے ہیں کہ ایک بڑا بورڈنگ گرلس ہائی اسکول چلا رہے ہیں۔ اور امریکن لیڈیز ٹیچر کو عوت کی راہ سے خدا کا فرستادہ فرشتہ سمجھتے ہیں جو دشمنی اور آسمانی محبت لیکر آئی ہے۔

میں تمام بشارتی کام کے مرکزوں کا ذکر تفصیل وار نہیں کر سکتا لیکن میں تم کو اپنے ایک کام کے علاقے کا بیان دینا ضروری سمجھکر بتاتا ہوں کہ ۳ لاکھ باشندوں کی آبادی میں تین امریکن لیڈی ٹیچرز اور ایک انگریزی والنٹیر آرفینج ورکر اور ایک مشنری خاندان اور قریب پچاس کارندے کام کرتے ہیں۔ اور مشنریوں کی تنخواہوں کے علاوہ ہر ایک ڈالر کے پیچھے جو بورڈ کی طرف سے بشارتی کام کیلئے دیا جاتا ہے۔ یہاں کے باشندے پانچ ڈالرس دیتے ہیں۔ باوجود قسم قسم کی مشکلات کے اور تنگدستی کے اور تجارت اور دستکاری کے کم ہونے کے اور سخت ایذا رسانیوں کے جو ایمانداروں کو روکنے والی ہیں لیکن تاہم اس کام کو جو یہاں ہو رہا ہے دیکھکر یہ خیال دل میں آتا ہے۔ کہ روشنی اس ملک پر طلوع ہونے لگی ہے۔ اور امید لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونے لگی ہے۔ اور وہ خیال کرنے لگے ہیں کہ وہ ان کی امداد کر رہا ہے "جس کے ہاتھ میں سات ستارے ہیں"۔

ایک سخت قتل عام میرے علاقے کے ایک حصے میں ہوا ہے جتنی جلد ہو سکا میں اس مقام پر پہونچا۔ اس کے واقعہ ہونے سے تین دن کے بعد میں گیا دو گھنٹے ریل کے رستے سفر کرنے کے بعد سٹیشن سے چلکر دس منٹ میں میں وہاں پہونچگیا جب قصبے کی طرف جاتے ہوئے مجھکو ایک مجمع کئی آدمیوں کا ملا جو میری ملاقات کو آرہے تھے۔ ایک جوان آدمی ان میں تھا جس کا سر بندھا ہوا تھا وہ ایک پرانا طالبعلم تھا۔ میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور وہ زار زار رونے لگا۔ اور سب چپ چاپ ہو کر قصبے کی طرف آئے۔ سب کو رنج ہو رہا تھا۔ کوئی خوشی نہ تھی۔ مگر غم و رنج۔ ایک دروازے پر ایک ضعیف والدہ اور تین بیوہ بیبیاں اپنے سر نیچے کئے ہوئے رنج کے عالم میں مثل بتوں کے بنی کھڑی تھیں جس کے دیکھنے سے میں حیران تھا۔ اور آگے بڑھکر کچھ عورتوں کا مجمع اپنے رشتہ داروں کی مردہ لاشوں پر گریہ وزاری کر رہا تھا۔ جس کے سبب سے خوفناک وحشت چھائی ہوئی نظر آتی تھی۔ عورتوں اور بچوں کے لئے یہ وقت تاریکی اور غم کا تھا۔

میں ایک سخت مجروح آدمی کے گھر میں جا نکلا۔ میں اُسکے کمرے میں جہاں کہ وہ پڑا ہوا تھا پہونچا اور جھک کر تسلی کی باتیں کہنے لگا۔ ایک بڑی آہ بھر کر اُس نے اپنا بازو میری گردن پر رکھا اور تب اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا اور زار زار رونے لگا۔ اس کے بعد ایک بڑی تبدیلی اُسمیں آگئی اور وہ کچھ تسلی یاب ہوا بہ سبب قتل عام کے حیرت اور تباہی کا نظارہ وہاں موجود تھا۔ لیکن اُس کو اور اُس کے گھر کے لوگوں کو تسلی دی گئی۔ اور جب میں اُس کے کمرے میں بیٹھکر باتیں کرنے لگا تو وہ خوشی سے بھر گیا اور معلوم کرنے لگا کہ خدا کی طرف سے مسیحی مذہب میں ہمدردی پاکر اُس کے زخم بھی اچھے ہوگئے۔ اور وہ پھر چلنے پھرنے لگا۔ اس کے بعد لوگ اپنی پوشیدہ جگہوں سے نکل آئے اور وحشت جاتی رہی +

اطلاع

دنیا کا سنڈے اسکول

مندرجہ بالا نام کی مجلس جو دنیا کے سنڈے اسکول کی ساتویں کنونشن ہے بمقام زیورک سوئزرلینڈ ماہ جولائی میں ہوگی جس میں لٹریچر وغیرہ کی نمائش بھی ہوگی۔ جو تمام زبانوں میں استعمال ہو رہی ہے۔ اور اُس میں تمام ممالک کے لوگ جو مدعو کئے گئے ہیں ہندوستان برما۔ اور لنکا تک کے لوگوں کو اس میں دعوت ہے۔ لٹریچر کی مفید کتابوں کے پارسل مسٹر ہیوکارک صاحب کے نام پر ۱۴۱۶ مارس بلڈنگ کارنیشن سٹریٹ شکاگو یو۔ ایس اے کے نام پر جلد بھیجنے چاہئیں۔ اس کی نسبت زیادہ اگر کچھ دریافت کرنا ہو تو جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے اسکول یونین جبلپور کے پتہ سے دریافت کرو۔

اطلاع

انڈیا سنڈے اسکول یونین سکرپچر پرائز کا امتحان جولائی ۱۹ ۱۹۱۳ء بروز سنیچر ہوگا۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر جے۔ ایچ آرنبسن
امتحان کا سکرٹری پنجاب آگزلری
جالندھر شہر۔



مراسلات

تو زنا نہ کرنا

گزشتہ سے پیوستہ

اے دنیا کے امیرو کیا یہی تمہاری عقل اور دینداری اور خاندانی عزت ہے کہ اپنی زنانی ڈیوڑھی پر تو پہرہ بٹھاتے ہو کہ غیر مرد تمہاری مستورات کو نہ دیکھیں اور آپ تم بیانہ کنجریوں کو دیتے ہو کہ تمہارے بیٹے کنجر اور بیٹیاں کنجریاں ہیں۔

آج کون محبت بھرا اور رحمدل خدا پرست ہے۔ جو زانیوں کی نسل کے تباہ ہو جانے پر یوں خون کے آنسو بہا رہا ہے جو مولوی مراد بخش صاحب نے اپنے ایک عزیز رشتہ دار کی وفات پر مرثیہ لکھا تھا جس کا ایک شعر یہ ہے۔

من از دستش (فلک) ہزاراں خار دارم
خزاں گل کرد در فصل بہارم

سرخوش کہتا ہے:۔

کشیدم در چمن آہ از غم آں گل بافسوسے
درون بیضہ بلبل سوخت چوں شمع بفانوسے

اور کس پاسٹر نے تعزیہ بنایا ہے۔ کون واعظ یرمیاہ والے نوحہ کے ساتھ مرثیہ گا رہا ہے۔ اور کس جماعت نے چھاتی پیٹی ہے جو (متی ۱۱ باب ۱۷ آیت)

خدا کرے کہ سب کے بچے مسیح کے طالب ہوویں۔ کوئی بھی ہوٹل اور کنجر خانہ میں جا کر یہ غزل نہ گاوے۔

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو
بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
شاہد دلربا من میکند از برائے من
نقش و نگار و رنگ و بو تازہ بتازہ نو بنو

اور نہ کوئی اپنے باپ کے منہ پر یہ کہہ سکے گا:۔

برو بکار خود اے واعظ اینچہ فریاد است
مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است

لڑکے کو اس راہ میں کہ جس میں جانا ہے۔ سو ویسے تربیت کر۔ کیونکہ جب وہ بڑھا ہوا تو وہ اس سے نہ مڑیگا (امثال ۲۲ باب ۶ آیت)

ہر ایک ماں باپ استاد اور پاسٹر کا فرض ہے کہ بچوں کو خدا سے ڈرنا اور زنا سے نفرت کرنا سکھاوے۔ زنا کا خیال ہی ان کو شیر اور آگ نظر آوے

مرغی اپنے بچوں کو بچانے کے واسطے بلی کا مقابلہ کرتی ہے۔ جب سانپ یا اور کوئی موذی جانور کوے کے گھونسلے کے پاس جاتا ہے تو کوے کیسے بے چین ہو کر کائیں کائیں مچاتے ہیں اور سینکڑوں کوے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور موذی جانور کو ٹھونگے مار کر بھگا دیتے ہیں۔

شہوت جو زنا کرواتی ہے ایک شیطان سانپ ہے جو انسان کے جوان جوان بچوں کو مار کر کھا جانا چاہتا ہے چاہئے کہ ساری برادری مل کر اس کو دور کرے۔

مسیح نے فرمایا ہے تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کر۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس گر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ (متی ۵ باب ۲۷، ۲۸ و ۲۹ آیت)

کسی حرام کار کو مسیح اور خدا کی بادشاہت میں کچھ میراث نہیں۔ تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ ان پر ملامت ہی کیا کرو کیونکہ ان کے پوشیدہ کاموں کا ذکر بھی کرنا شرم کی بات ہے۔

(افسیوں ۵ باب ۵، ۱۱ اور ۱۲ آیت)

اگر کوئی بھائی کہلا کر حرام کار ہو تو اس سے صحبت نہ رکھو۔ بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھاؤ (۱ کرنتھیوں ۵ باب ۱۱ آیت)

باقی دارد

انڈیا سنڈے اسکول یونین

اتوار جولائی ۱۳ دنیا کے کل سنڈے اسکولوں کے لئے دعا کا دن مقرر ہوا ہے۔ اس وقت زورک کنونشن بیٹھی ہوگی اس خاص وقت میں خاص انتظام عبادتوں کا ہر ایک کلیسیا میں کرنا چاہئے۔

مس امل ہنٹلی اور پادری ٹوبی ریڈ صاحب نے اپنا دورہ ختم کر دیا ہے جو برٹش سنڈے اسکول یونین کے کمشنر تھے ان کی ہدایتوں کے وسیلے سے کام ترقی پاوے گا۔ اور نتیجہ خاطر خواہ نکلے گا۔

ایک بڑا سوال یہ اُٹھا ہے کہ دنیا کے لڑکوں کی روحانی ترقی کے لئے کیا نئے طریقے اختیار کئے جاویں؟ یہ سوال ہر ایک صوبہ کے شہروں قصبوں اور دیہات کی کلیسیا کے سنڈے اسکولوں سے کیا جاویگا اور ہر ایک خاندان سے بھی کیا جاویگا۔

شفق کی بادشاہت کے پھیلانے میں میرے خیال میں انڈین پاسٹر صاحبان کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ اور مشن اس کے چلانے والی جماعت ہے۔ اس لئے اس کے متعلق میں اشارے دیتا ہوں (۱) ہر ایک انڈین پاسٹر کو ضروری ہے کہ وہ ہر ایک طالب علم کے حال سے پوری واقفیت حاصل کرے۔ اور اس کی تعلیم کا از حد خیال کرے۔

(۲) کہ ہر ایک مشن اپنا اپنا سنڈے اسکول یونین قائم کرے جو اس کے لئے خاص طور سے کوشاں ہو۔

انڈیا سنڈے اسکول یونین تیار ہے کہ ملکر اس کام میں حتی المقدور امداد کرے۔

آر۔ برجس۔ جنرل سکرٹری جبلپور سی۔ پی۔

ہندی بجٹ میں ترقی ریلوے کے لئے ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ دیا گیا۔ آبپاشی انہار کے لئے ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ۔

I.S.S.U. All India Scripture Examination.

انڈیا سنڈے اسکول یونین ۱۹۱۳ء کا امتحان

تاریخ مقررہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۳ء

۱- بروز سنیچر-

۲- وقت- تین گھنٹے صبح-

۳- جگہ- امتحان ایسی جگہ ہونا چاہئے- جہاں نگرانی خوب ہو سکے اگر لوکل امتحان کے مرکز دو یا اس سے زیادہ ہوں تو خیال رکھنا چاہئے کہ اُن میں کوئی طریق خبر رسانی کا نہ ہو-

۴- امتحان کی تاریخ سے پانچ ہفتے پیشتر پرچوں امتحان کے لئے لکھنا چاہئے- وقت پر اُن کے نام جن سے یہ پرچے طلب کئے انڈیا ایس- ایس جرنل میں شائع کئے جاوینگے

۵- زبان- جوابات خواہ کسی زبان میں لکھے جاویں-

۶- امتحان میں داخل ہونے کے مستحق وہ طلبا سمجھے جاوینگے جن کی ۱/۳ حاضرین ۱۹۱۳ء میں درج رجسٹر ہوں خواہ وہ عیسائی ہوں یا غیر عیسائی-

۷- خوبصورت سندات- جو طلبا ۷۵ سے ۱۰۰ تک نمبر حاصل کریں اس کو اول درجہ کی سند ملیگی اور جو ۵۰ سے ۷۴ تک نمبر حاصل کریں اُن کو دوئم درجہ کی سند اور جو ۳۳ سے ۴۹ تک نمبر پاویں اُن کو تیسرے درجہ کی سند ملیگی- ہر حالت میں نمبروں کا میکسیمم نمبر ۱۰۰ ہوگا- آئی ایس- ایس یو کی طرف سے ان سندات کی سوا خرچ ڈاک کے کوئی قیمت چارج نہیں ہوتی- لیکن اگر یونین کو بذریعہ تھوڑی سی فیس کے سوالات کی چھپائی اور نقشوں کی چھپائی اور کاغذ کی قیمت وغیرہ کا خرچ جمع کرنا چاہئے

۸- تمغجات- چاندی کا تمغہ جس پر تصویر ہوگی اس طالب علم کو دیا جاوے گا جو سب سے بڑے جماعت کا امتحان اول درجہ میں پاس کرے گا- ایک دفعہ انعام حاصل کرکے بار بار بھی موقعہ پانے سے طالب علم محروم نہ ہوگا- زبانی امتحان کے عوض کوئی تمغہ نہیں ملتا- یہ تمغے مشنری انچارج کے پاس بھیجے جاتے ہیں- جو جماعت میں اُن کو تقسیم کرتا ہے- اس کے لئے ایک دلسوزی چندہ ہونا چاہئے-

۹- خاص انعام- ہر ایک طالب علم کو جو ۹۰ نمبر یا اس سے زیادہ حاصل کرے- جونیر اور انٹرمیڈیٹ ڈیپارٹمنٹس میں ایک نیا عہدنامہ ملیگا- اور سینیر اور ٹیچرس ڈیپارٹمنٹس کے لئے ایک بائبل انعام ملیگی- یہ کتابیں کسی زبان میں ہونگی جو برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں- یہ خوبصورت جلد والی اور عمدہ کتابیں ہیں- یہ انعامات مفت دیئے جاتے ہیں جو نائیشنل بائبل سوسائٹی سکاٹ لینڈ کی طرف سے ہیں- ہر ایک کتاب کے لئے تھوڑی سی رقم ڈاک وغیرہ کے خرچ کے لئے درکار ہے جو کسی صاحب حوصلہ کی طرف سے ملجاویگی-

۱۰- (۱) خاص توجہ عمر کے بارے میں ہونی چاہئے- بیگنرس ڈیپارٹمنٹ کے لئے طلبا کی عمر ۸ سال سے ۸ سال تک ہونی چاہئے (۲) جونیر ڈیپارٹمنٹ جن کی عمر ۸ سے ۱۲ سال تک (۳) انٹرمیڈیٹ ڈیپارٹمنٹ جن کی ۱۲ سال سے ۱۶ سال تک ہو (۴) سینیر ڈیپارٹمنٹ جن کی عمر ۱۶ سے ۲۰ سال تک کی ہو (۵) استاد کے لئے کوئی عمر کی قید نہیں ہے-

۱۱- زبانی امتحان سب علموں کے لئے ہے (۱) پرائمری ڈیپارٹمنٹ جن کی عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو (۲) اُردو ڈیپارٹمنٹ جن کی عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو-

۱۲- مضامین انٹرنیشنل سبق سنہری آئتیں ماہ جنوری سے جون تک ۱۹۱۳ء تک گو بڑی کو دور کرنے کے لئے ۲۳ مارچ ۱۱ مئی اور ۲۲ جون کے سبقوں میں سے سوالات نہ آئینگے-

۱۳- خاص بائبل کی آئتیں جن پر یہ سوالات مبنی ہونگے استاد اور سینیر ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہئے کہ وہ آیت اور قرینہ عبارت سے بخوبی واقف ہوں اور تمام دوسرے طلبا صرف آیت یاد کریں- یہ آئتیں آئی- ایس- ایس یو بک مارک میں مندرج ہیں- یہ طالب علموں اور استادوں کی بائبلوں میں رکھی رہنی چاہئیں- قیمت فی اریہ فی ۱۰ کے لئے ۴ ر اور ۱۰۰ کے لئے ۶ جو ٹریڈ مینیجر آئی- ایس- ایس یو جبلپور سے مل سکتی ہیں-

۱۴- زیادہ عمر والے طلبا ایسے طلبا جس ڈویژن میں چاہیں امتحان دے سکتے ہیں- لیکن اُن کو کوئی تمغہ نہیں ملیگا- اُن کا ذکر نقشوں میں ہوگا اور سندوں پر "او- اے" یعنے اور ایج زیادہ عمر والے لکھا جاویگا-

۱۵- کامیاب طلبا کی فہرست بہت جلد شائع کیجاوے گی- انڈیا- ایس- ایس جرنل میں انگریزی کے امتحان کے نتیجے شائع ہونگے- اور اُس میں بتایا جاوے گا کہ اُردو کے امتحان کے نتیجے کہاں شائع ہونگے- یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ امتحان ۲۰۰۰ مرکزوں میں لیا جاوے اور یہ امتحان ایک ہی تاریخ جولائی کے دوپہر سے پیشتر منعقد ہو اور نتیجے غالباً بڑے دن تک شائع ہو جاوینگے

۱۶- انڈیا سنڈے اسکول جرنل ہی صرف ایک اخبار ہے جس میں امتحان کے بارے میں خبریں شائع ہوتی ہیں- اس لئے ان خبروں سے واقف ہونے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس اخبار کا خریدار ہو جاوے- جس کے آدھے صفحوں میں انٹرنیشنل سبق ہوتے ہیں اور باقی میں بائبل سٹوڈنٹس اور بائبل ٹیچروں کے لئے امداد ہوتی ہے- پادری سی- ایچ اردلی کو ۱۴ لوور سرکولر روڈ کے پتہ پر ایک کارڈ بھیجدو جو دو روپیہ آپ کے نام اس اخبار کو وی پی کرینگے-

۱۷- خبروں کا دفتر- جواب کے لئے دو پیسہ کا لفافہ بھیجنے پر ٹریڈ مینیجر آئی- ایس- ایس یو جبلپور کے پتہ سے خبریں دستیاب ہو سکتی ہیں- ٹکٹ ایک پنی کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں- اس سرکیولر کی کاپیاں بھی اسی کو لکھنے سے مل سکتی ہیں-

آر- برجس جنرل سکرٹری آئی- ایس- ایس یو جبلپور سی پی

ضرورت

موضع ادھوالی ضلع گوجرانوالہ کے سکول کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو کہ مڈل پاس یا نارمل پاس ہو- مڈل پاس کو تنخواہ ماہواری مبلغ ۱۲ روپیہ اور نارمل پاس کو مبلغ ۱۸ روپیہ دیجاویگی درخواست اس پتہ پر آنی چاہئے-



رُوح القدس کی تلڑی ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

اگر ہم اس کے عوض میں صرف اپنا روپیہ اپنا وقت اور اپنی خدمت دے دیں تو اس سے کام نہیں چل سکیگا ہزاروں اپنی ضمیروں کو چپ کرانے اور خدا کو لوٹنے کے لئے بیسا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیں۔ وہ عاشق کیسا دل شکستہ ہو جاویگا جس کا معشوق اس کو اپنا دل دینے کی بجائے اپنا روپیہ اپنا گھر اور جائیداد وغیرہ دینے کو راضی ہے۔ کتنا زیادہ خدا کو رنج ہوتا ہے۔ جب ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو ایک ہی چیز جس کا وہ خواہشمند ہے یعنے یہ کہ ہم اپنا آپ اس کے حوالہ کر دیں۔ دینے کے بجائے اور سب کچھ دے دیں۔ خدا کہتا ہے "میرے بیٹے اپنا دل مجھے دے" دینا دو قسم کا ہے۔ ایک قسم کا دینا یہ ہے کہ ہم اپنی جگہ اور چیزیں خدا کو دیتے ہیں اور دوسری قسم کا دینا یہ ہے کہ اپنے تئیں خدا کے نذر نیاز کر دیتے ہیں پہلی قسم کا دینا گویا یہ ہے کہ ہم خدا کی محبت کو شریعت کی رشوت دیتے ہیں مگر دوسری قسم کا دینا یہ ہے کہ خدا کی محبت کے جواب میں ہم خوشی سے اپنا محبت سے بھرا ہوا دل سپرد کر دیتے ہیں پس اپنے تئیں خدا کو سپرد کرنے میں کوتاہی کرنے سے ہم اس سب سے قیمتی تحفے کو خدا کے حوالہ نہیں کرتے جس کو وہ چاہتا ہے۔ خدا نے اپنے تئیں پورے طور سے ہمارے لئے حوالہ کر دیا ہے اور اگر ہم اس کے بدلے میں اپنے تئیں اپنی جانوں کے پیار کرنے والے کے حوالہ کرنے میں قاصر ہیں تو ہم ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اس پر کامل طور پر بھروسہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم یقین جانیں کہ اس قسم کا بے بھروسہ پن بلکہ اس کا سایہ بھی اگر ہمارے ناسپرد کردہ دل میں پایا جاتا ہے تو خدا کی بھرپوری حاصل کرنے میں سد سکندری کا کام دیتا ہے کیونکہ خدا کبھی اس شخص کو جو یہاں تک اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا کہ اپنے تئیں اسکے حوالہ کر دے۔ اپنی روح کی بھرپوری نہیں بخشتا اسواسطے پیارو! یہ جانکر کہ روح کی بھرپوری کو اپنے دلوں میں لانے کیلئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم اپنے تئیں پورے طور سے خدا کے حوالہ کر دیں تو ہم دیکھیں کہ آیا ہم نے اپنے تئیں اس کے سپرد کیا ہے یا نہیں؟

پادری این پریم داس ۔ فیروزپور شہر۔

جلسہ الوداعی

گزشتہ ماہ مارچ ۱۹۱۳ء تاریخ ۹ کو جناب بزرگ پادری اے جی میگا صاحب امریکہ کو چھٹی پر تشریف لے گئے ہیں آن کی کوشش مسیحی کام میں نہایت ہی قابل قدر اور تعریف کے لائق ہے۔ آپ سرگرم مسیحی تھے۔ اور ہر کسی کے دل میں اپنی خوبیوں کی بدولت جگہ کئے ہوئے تھے جب وہ جانے لگے تو ان کو سکول سٹاف اور کانگریگیشن کی طرف سے ایک الوداعی جلسہ دیا گیا۔ جس میں بہت عمدہ رونق تھی۔ اور سکول کے لڑکوں کی طرف سے ایک نظم انگریزی میں سنائی گئی۔ اور اُستادوں کی طرف سے ایک ایڈریس انگریزی میں پڑھا گیا۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ خداوند کی خدمت میں دل وجان سے کوشش کرتے رہو آمین۔ اس کے بعد کچھ مٹھائی سکول کے لڑکے اور لڑکیوں کو تقسیم کی گئی اور پھر پادری سور صاحب کی دعا سے جلسہ ختم ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ صاحب موصوف آرام سے سفر طے کرکے اپنے خویش واقارب میں پہونچیں اور خدا ان کو زیادہ قوت بخشے کہ پھر ہندوستان میں آکر اس کا کام زیادہ دلیری اور جوش سے انجام دیویں۔ بڑی خوشی کی خبر ہے کہ جناب پادری اے ڈبلیو۔ سور صاحب جن کو عرصہ ایک سال اور چھ ماہ کا ہوا ہے کہ صاحب انڈیا میں تشریف لائے ہیں اور آجکل پادری میگا کی جگہ کام کر رہے ہیں۔ آپ کی شادی مس کیمپ صاحبہ کے ساتھ الہ آباد مورخہ ۶ ماہ رواں بوقت ۸ بجے صبح ہوگی۔ خدا سے دعا ہے کہ خدا دولہا اور دولہن کو سلامت رکھے اور برکت دیوے اور وہ خداوند یسوع مسیح کا کام پورے طور سے کریں۔

امریکن مشن نے یہاں پر ایک اور عمدہ کام دیہات کے مسیحیوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ جس سے پوری امید ہے کہ وہ لوگ سلف سپورٹ ہو جائینگے۔ مسٹر ای۔ اے سلیٹر صاحب نے مشن کی طرف سے مرغی خانہ کھولا ہے۔ امریکہ سے عمدہ قسم کے مرغے اور مرغیاں منگوائی جاتی ہیں اور وہ دیہات کے مسیحیوں کو نسل بڑہانے کے لئے دیئے جاتے ہیں اور بڑے بڑے ہوٹلوں میں انڈے اور بچے بڑی قیمت پر بھیجے جاتے ہیں۔ جس میں سے کچھ حصہ غریب مسیحیوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ یہ نہایت ہی تعریف کی بات ہے کہ مشن مختلف صورتوں میں وہاں کے لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ خدا مدد کرے آمین۔

یکے از حاضرین

کس کی فرقت کے اثر نے سب کو غمگیں کر دیا
کون چلی گئی یہاں سے صاحبۂ توقیر آج

ناظرین بانمکین: نہایت ہی رنج وغم سے ناظرین نورافشاں کو خبر دیجاتی ہے کہ ہماری ایک بزرگ مہربان جناب مس ای سٹروسن صاحبہ سپرنٹنڈنٹ مشنری لیڈی سی ایم ایس زنانہ مشن میرٹھ کی عرصہ ۶ ماہ کے لئے اپنے وطن مالوف یعنی جرمنی کو مورخہ ۱۲ ماہ حال سنہ رواں کو روانہ ہو گئی ہیں جس کے چلے جانے سے میرٹھ علاقہ میں ایک عجیب سنسنی پھیل گئی ہے سبھوں کے دل بیتاب اور چشم پر آب ہو گئی ہیں۔ آپ بڑی صابر اور متحمل مزاج اور سخی پرلے درجہ کی تھیں۔ آپ کی کوششوں اور برکتوں سے زنانہ سکول نے بھی خاصی ترقی حاصل کی ہے جو کہ محتاج بیان نہیں ہے۔

یہ سکول ادنٰے تھا ان کے باعث اعلیٰ ہو گیا۔
قطرۂ ناچیز رشک موج دریا ہو گیا۔

آپ نے اپنے روانہ ہونے سے پیشتر سبھوں کو ٹی پارٹی کی دعوت دی۔ اور سبھوں کو اپنی زبان مبارک سے تسلی اور دلاسہ دیتی تھیں مگر یہ تسلی کہاں میسر ہو سکتی تھی

سب ہی مستورات کے دل رنج و غم سے آزردہ تھے۔ اور آنکھوں سے آنسو شبنم کی مانند بہ رہے تھے۔ اور چاء کا ایک پیالہ بھی پینا مشکل و مشکل تھا۔ ٹی پارٹی کے ختم ہونے پر سبھوں نے اپنی اپنی جگہ کو رخ کیا۔ مگر راستے میں لوٹ لوٹ کر دیکھتے جاتے تھے۔ اور حسرت بھرے الفاظوں میں یہ کہتے ہوئے جاتے تھے۔ ؎

جدائی تیری کس کو منظور ہے۔
زمیں سخت اور آسماں دور ہے۔

آپ اپنے تشریف لے جانے کے دن تک برابر سبھوں سے ملتی اور تسلی دیتی رہیں اور جو کہ اُن سے دور تھے اُن کو اپنے خطوط کے ذریعے سے تسلی دیتی رہیں۔ مورخہ ۱۷ ماہ حال کو جو کہ آپ کے روانہ ہونے کا دن تھا۔ زنانہ مشن کوٹھی میں ایک عجیب سماں بندھا ہوا تھا۔ وہی کوٹھی جس کے چاروں طرف خوشی و خرمی کے آثار معلوم ہوا کرتے تھے۔ اس دن ماتم سرا سے بھی بڑھ کر جدائی کا غم کدہ بنا ہوا تھا۔ سبھوں کے چہرے خزاں کے پتوں کی مانند مرجھائے ہوئے تھے۔ آخر آپ نے دعا مانگ کر اپنی مبارک زبان سے سبھوں کو تسلی دی۔ اور آخری شیک ہینڈ کر کے سبھوں کو گڈبائی کہ کر روانہ ہوگئیں۔ جونہیں کہ آپ نے اپنا مبارک قدم مشن احاطہ سے باہر رکھا تو چاروں طرف سے رونے اور چلانے کی آوازیں شروع ہوگئیں۔ خاصکر یتیم دنیاں بہت ہی روتی اور گریہ وزاری کرتی تھیں جنکے دیکھنے سے اور بھی دل شکستہ ہوتا تھا۔ ؎

ایک دن وہ تھا کہ آپ کے آنے کا تھا انتظار
اب یہاں سے آپ کو وطن جانا گوارا ہوگیا

خاکسار بہت کچھ لکھنے کو تھا مگر بسبب جدائی کے غم سے سینہ پھٹا جاتا ہے اور ناقص قلم و عقل بھی یاری نہیں کرتی۔ یہ بھی بمشکل شکستہ دل سے تحریر کیا جاتا ہے۔

اب معزز ناظرین نور افشاں کی خدمت اقدس میں آخری دست بستہ التماس ہے کہ مہربانی فرماکر مس صاحبہ کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد کریں۔ تاکہ وہ پھر سلامتی سے واپس آکر خدا کے جلال ظاہر کرنے کا ذریعہ اور پس ماندگان کی خوشی و تسلی کا باعث ہوں۔

نیز پس ماندگان کے حق میں خدا قادر مطلق باپ کے حضور جو اطمینان کا چشمہ ہے دعاگو ہوں کہ وہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے طفیل سے پسماندگان کو صبر و تسلی بخشے آمین ثم آمین۔ ؎

گو وہ جدا ہوتی ہیں ہم سے اور ہم آپ سے
یا خدا محفوظ رکھنا اِن کو ہر آفات سے۔

خداوند یسوع مسیح میں ایک خادم منشی جان ہارڈی گوراٹی سابق بائبل ٹیچر چرچ مشن سکول بہاولپور حال مقیم ہاپڑ ضلع میرٹھ یو پی

وفات حسرت آیات

یوحنا خاں اب تو گئے آسمان پہ — بھیڑوں کو اپنی چھوڑ گئے اس جہاں پہ
بھیڑیں تو بیکسی میں اب ہمسایہ ہیں — چوپان بغیر صورت غمی دکھا رہیں
پر مرضی مولا میں بھلا کسکو چارہ — مشیت ایزدی میں بھلا کس کو چارہ

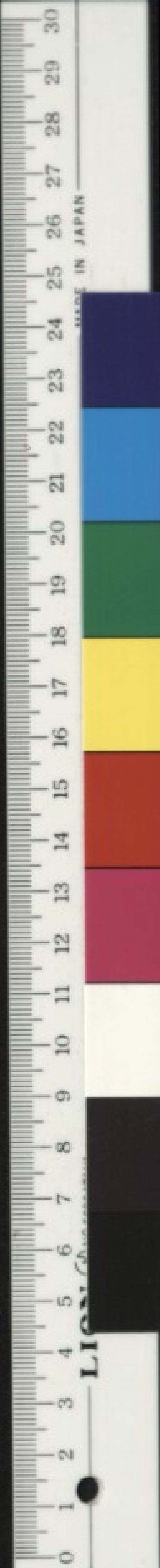
خیر عزیز ناظرین دیکھئے کہ آئے دن فلک تفرقہ پرداز اور گردون عربدہ ساز کیا نئے نئے گل کھلاتا ہے اور چن چن کے اُن خوشوں کو لیتا ہے جو کہ منظور خاطر زمانہ اور مقبول قلب یگانہ و بیگانہ ہوں ہم اپنی روزمرہ زیست کو رنگ رلیوں اور عیش و عشرت کے سامانوں میں بسر کرتے چلے جاتے ہیں اور روز بروز ایسی مہیب اور مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں کہ تمہارا ٹھکانہ چند روزہ ہے مستعار ہی کہ اس دنیا سے دل لگانا اب کیا ہو مگر ہم کچھ ایسے بے شرم بے حجابی میں اوقات بسری کرتے ہیں کہ نہیں جانتے کہ ہم نے بھی اس عالم فانی سے کوچ کرنا ہے۔ کوئی شہرت میں مرجاتا ہے۔ کوئی گمنامی میں گزر جاتا ہے۔

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے۔
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس کی شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے۔

پیارے ناظرین یہ وہ شخص تھا جو ریوانہ چرچ کا پاسٹر قریباً دو سال ہوئے ہو کر آیا تھا اور تو ریوانہ چرچ کی کلیسائی بھیڑوں کو پالنا اور اُن کو کلام پاک کے سبز قطعوں میں چرانا انہیں کا کام تھا۔ اور روح پاک کی ہدایت سے اور خداوند یسوع کی مدد سے

اگرچہ وہ حالت کمزوری میں سنہ ۱۹۰ء میں سہارنپور سینری سے آئے مگر اپنے پاسٹری کے کام کو خاص طور سے نبھایا۔ ناظرین اور خاصکر آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں کو آپ کے گزرنے سے وہ قلق ہووے گا جو کسی کو اپنے ماں باپ کے گزر جانے سے ہوتا ہے۔ احقر مبالغہ سے نہیں کہتا کہ یہ تو وہ لال تھے جو کہ دنیا ہیچ کے ماتم ہستی اور قلبی نگینہ میں جڑے ہوئے تھے۔ یہ وہ جنس بے گراں تھے جس کے مشتری اور خریدار اپنی ارادہ اور شوق سے خریدنے کو کھڑے ہوئے تھے۔ پیارے ناظرین باپ اور ماں کا رنج دنیا میں سب سے زیادہ ہوتا ہے جب وہ ہمیں عالم چند روزہ چھوڑ جاتے پر سچ جانئے احقر کو ان کا رنج بھی کچھ ان سے کم نہیں ہوا ہے۔ آپ کی پیاری پیاری گفتار اور بردباری کے آثار۔ باتیں جیسی گل قند شیریں کا مزا دیتی تھیں۔ یوں تو دنیا میں بہت سے گزرے اور گزرتے جائینگے۔ پر ایسی ہستی کا نیست ہوجانا دل میں بجلیاں گراتا اور آنسو بہاتا ہے۔ پیارے غمگسارو آپ میرے ساتھ دھاڑیں مار کر روؤ۔ ہاں ضرور روؤ۔ کیا آپ ایسے خلیق القلب ہیں کہ ایسے شخص کے لئے نہ روئیں۔ جو کہ بردبار حلیم الطبع منکسر المزاج محبت کا مرد میدان جسکا عیسائی حلقے میں کل ہندوستان میں اگر آپ چراغ لیکر ڈھونڈیں نہ پاویں کوئی نشان۔ آپ کو یہ قدرتی عطیہ تھا کہ بحث میں جہاں کہ آپ نے کسی کو سامنے بات تک نہ کرنے دیا سہارنپور کی روزانہ بحث بازیاں جہاں پر کہ یہ اکیلا خدا کا بندہ پاک کلام کی تلوار سے سینکڑوں کے دہن کو چھیدنے کے لئے کھڑا رہتا تھا اور سب کی گردن سر تسلیم کئے ہوئے پڑی رہتی تھی۔ اگرچہ جسمانی قوت کے لحاظ سے ایک منحنی نحیف دبلا پتلا بشر تھا مگر روحانی شمشیر اس بندے خدا میں ہر وقت ایسا طیار رہتا تھا کہ شیطانی مجسم صورتوں کی بحث بازیاں اور لاف گپیں بالکل اکارت ہو جاتی تھیں عجب بلائی خاک کا پتلا تھا۔ ناظرین آپ کے حسب و نسب پر تھوڑی دیر غور و ملاحظہ فرمائیے اور تعلیم و کاروبار پر سوچئے۔

باقی دارد۔



مضامین

خیال اور صحت

گذشتہ سے پیوستہ

ایک دفعہ لنڈن کے رہنے والے دو دوست باہر دیہات میں گئے جہاں اتفاق سے وبائی بخار پھیلا ہوا تھا۔ ان میں ایک مضبوط دل تھا اس پر تو کچھ اثر نہ ہوا لیکن دوسرا جو کمزور دل تھا وہ چارپائی پر لیٹ گیا اور چلانے لگا ہائے میں مرا ہائے میں مرا۔ ڈاکٹر کے آنے پر معلوم ہوا کہ وہ محض خیالی بیماری میں مبتلا تھا اور کچھ دیر کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

ایک دفعہ دو شخص ایک ایسے مکان میں ٹھہرے کہ جہاں ایک ہیضہ کا مریض رہ چکا تھا۔ ایک شخص کو ملازم نے رات کے وقت یہ کہہ دیا کہ اس کمرہ میں ہیضہ کا بیمار رہا تھا۔ وہ بیچارہ ساری رات بے قرار رہا۔ اور صبح کو اسے ہیضہ کی بیماری ہو گئی۔ اور اسی میں جاں بحق ہوا اور دوسرا شخص اسی مکان کے ایک اور کمرے میں آرام سے پڑا سوتا رہا۔ صبح کو جب یہ حال معلوم ہوا اور تحقیقات کی گئی تو پتہ لگا کہ ملازم کی غلطی تھی۔ دراصل ہیضہ کا بیمار اس کمرے میں مرا تھا کہ جہاں دوسرا شخص سویا تھا اور یہ کمرہ ہیضہ کی آلائش سے بالکل صاف تھا۔ ہر ایک شخص کو خبردار رہنا چاہئے کہ دوسروں کے مریضانہ ناموافق اور پست ہمت خیالات کا اُن پر بھی ایسا ہی اثر ہو گا۔

ہم سب بعض اوقات اپنے خیالات کا شکار ہو جاتے ہیں یہ یقین کہ ہم کسی خوفناک بیماری کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ ہمارے سارے جسم کی کل کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور مختلف اعضا کے کام میں فرق آجاتا ہے۔ دماغ صحیح سلامت طریق پر کام نہیں کرتا اور ایک قسم کی پژمردگی چھا جاتی ہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم جس چیز سے ڈرتے ہیں اس کے شکار ہو جاتے ہیں۔

برمہ پرچارک۔

شعر و سخن

غزل

مری زندگی ہے جوفانی کی صورت
تو پھر موت ہے زندگانی کی صورت۔

مری زندگی ہے کہانی کی صورت
یہی تو ہے اک زندگانی کی صورت

جو تصویر کھینچے مرے دلربا کی
بگڑ جائے اک دم میں مانی کی صورت

مسیحا ہے مشکلکشا جب ہمارا
تو ہے ہر طرح کامرانی کی صورت

بقا کا دکھایا ہے وہ ہم کو جلوہ
مبدل زندگی سے ہے فانی کی صورت

یقیں ہی نہیں بلکہ عین الیقیں ہے
کہ دیکھوں گا اس لامکانی کی صورت

نظر میں سمایا ہے جلوہ کسی کا
مرے دل میں ہے یار جانی کی صورت

کبھی دل کو پہلو میں پایا نہ اپنے
رہا گم وہ سوز نہانی کی صورت

سمجھ لی سمجھ نے ثمر دل میں اپنے
یسوع ہے تری زندگانی کی صورت

راقم
آر۔ حاکم رائے۔ ثمر۔ جے پور
راجپوتانہ

انتخاب الاخبار

یورپین عورتوں کے متعلق ایک ترکی کی رائے

ایک ترکی کی عورت جس کا نام سیدہ زینب ہے یورپ کی سیر سے واپس آنے پر اس نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں وہ تحریر کرتی ہے کہ یورپ کی اکثر عادات و خصائل اور خاصکر بیاہ شادی کے طریقے اور طرز تجہیز و تکفین نہایت قابل نفرت ہیں۔ اہل یورپ عموماً سیاہ کپڑے پہنتے ہیں جو بہت ہی ناموزوں معلوم ہوتے ہیں۔ یورپ کی حقوق طلب عورتوں کے مطالبات نہایت نازیبا اور اخلاق کے پایہ سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ یورپ کی عورتیں ورزش کے خیال سے ٹینس کھیلتی ہیں۔ مگر میرے نزدیک عورت ذات کے لئے یہ کھیل ناموزوں ہے کھیلنے والیوں کے بال بکھر جاتے ہیں۔ وہ مردوں کی طرح لمبے لمبے بوٹ اور قمیضیں پہنتی ہیں۔ پاؤں میں فیتے باندھتی ہیں۔ مگر ان چیزوں کا استعمال عورتوں کے لئے بہت ناموزوں ہے۔ گیند کھیلتے وقت اکثر لیڈیاں اس قدر جھک جاتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب گریں اب گریں اور ان کے اس شرمناک منظر کی عکسی تصویریں لی جاتی ہیں۔

میں نے موسم سرما میں یورپین لیڈیوں کو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان کے چہرے سرخ اور بے ترتیب ہیں۔ ان کے چہرے پر وقار اور تمکنت کا نام و نشان تک نہیں۔ یورپ میں حسین جمیل اور باعزت و وقار لوگ اتنے کم ہیں کہ ان کا انگلیوں پر شمار کیا جاتا ہے۔ مجھے ایک عورت کے علاوہ لنڈن میں کوئی عورت ایسی نہیں دکھائی دی جس کے چہرے پر رعب ٹپکتا ہو۔

آریہ گزٹ۔

ایک یورپین لیڈی کی رائے ایشیائی عورتوں کے متعلق

مندرجہ بالا عجیب بے [illegible] جو غالباً موجودہ جنگ کے تعصب کا نتیجہ ہو ایک ترک کی عورت کی ہے۔ اب ہم ذیل میں ایک یورپین لیڈی کی رائے وسطی ایشیا کی عورتوں کے متعلق درج کرتے ہیں حال ہی میں مس کرسٹی ایف۔ آر۔ جی۔ ایس نے ایشیا کی سیاحت کی ہے مذکورہ ترکستان (وسطی ایشیا) کی عورتوں کے متعلق اپنے خیالات یوں رپورٹ کرتی ہے۔

روسی ترکستان میں پردہ کی رسم بڑی سختی سے رائج ہے۔ یہ پردہ ہندوستان سے بھی بڑھکر ہے۔ کیونکہ اس جگہ لوگ مسلمان ہیں۔ عورتوں کو بالکل بند جگہوں پر رکھا جاتا ہے ہاں ان عورتوں کے لئے ایک باغ ہوتا ہے۔ جہاں وہ کبھی کبھی کھیلنے کیلئے چلی جاتی ہیں۔ یہ عورتیں بچوں کی طرح سے کھیلتی ہیں۔ ان کو کوئی تعلیم نہیں دیجاتی۔ بعض اوقات گلیوں میں ایک بند گاڑی نظر آتی ہے۔ جس کے اوپر غالیچے پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کو رسوں سے باندھا ہوا ہوتا ہے مایسی گاڑی کو دیکھکر لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر گھرانے کی عورتیں ہوا خوری کے لئے جا رہی ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہوا خوری کو بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ گاڑی میں بہت ہی کم روشنی ہوتی ہے۔ اور شاید ہی کسی سوراخ سے ہوا اندر جا سکتی ہو۔ کوئی عورت حرام کی عورتوں کو نہیں دیکھ سکتی۔ مجھے بڑی مشکل سے بخارا کے ایک سوداگر کا گھر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

ہندوستان میں پردہ نشیں عورتوں کو لیڈی ڈاکٹر دیکھ سکتی ہیں اور ان کے لئے دوائی تجویز کر سکتی ہیں۔ لیکن ترکستان میں پردہ نشیں عورتیں چاہے وہ مر جائیں۔ ہرگز کسی لیڈی ڈاکٹر کو نہیں دکھلائی نہیں جاتیں۔ ہر دو مغرز عورتوں کے مشاہدے افراط و تفریط کا نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ ہر دو قسم کے لوگ کبھی سکھی نہیں ہو سکتے ہاں ان بہشت و دوزخ کے لئے ایک اعراف کی ضرورت ہے اور ہمارا خیال ہے کہ وہ ہندوستان ہے جس کے لئے ہندوستانیوں کو فخر کرنا چاہیے۔

(آریہ گزٹ)

ایڈیٹران سول اینڈ ملٹری گزٹ و ٹائمز آف انڈیا کے نام خط میں بمب

کچھ دن ہوئے کہ کلکتہ کے چند یورپین اخبارات کے ایڈیٹران کے نام خط میں بمب روانہ کیا گیا تھا وہ ایسا اشتعال پذیر مادہ تھا جو مہر لگاتے ہی بھک سے اڑ جاتا اور آدمی کو زخمی کرتا ہے۔ حال میں اسی قسم کا بمب لاہور کے یورپین اخبار سول ملٹری گزٹ اور بمبئی کے یورپین اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر صاحبان کے نام موصول ہوا ہے۔ مگر چونکہ ایڈیٹروں نے پہچان لیا کہ اس میں بمب کا مصالح ہے۔ اس لئے اُن کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکا۔ افسوس ایسی شرارت سے کیا فائدہ وہ جو لوگ ان کے مرتکب ہیں وہ ہندوستانیوں کے لئے بُرائی کا بیج بو رہے ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

ہندو اور مسلمانوں کے اتفاق کی کانفرنس میں لاٹ صاحب [illegible] ہونگے

ممالک متحدہ کے لفٹنٹ صاحب

سر جیمس مسٹن نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ اگر ہندو اور مسلمانوں کے سربرآوردہ لیڈر صاحبان کی کوشش کریں کہ ہندو مسلمانوں کی رنجش دور ہو جائے تو ایسی کانفرنس کا پریذیڈنٹ بننا میں نہایت خوشی سے منظور کرونگا جب تک ہندو اور مسلمان دونوں ہی کے ذمہ دار لیڈر مجھ کو مدعو نہ کرینگے۔ تب تک میں کسی ایسی کانفرنس میں شریک نہ ہونگا۔ اس لئے کہ ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق کی تحریک سرکاری دباؤ یا اصرار پر منحصر نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ ایسا اتحاد اور اتفاق ہندو اور مسلمان لیڈروں کی معقول رہنمائی اور جوش حب الوطنی اور لوگوں کی نیک نیتی پر منحصر ہونا چاہیے۔ لاٹ صاحب کی یہ رائے نہایت عمدہ اور قیمتی ہے۔ اور ہندو اور مسلمان رئیسوں اور صاحب اقتدار اشخاص اور لیڈروں کو اس رائے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ ہماری رائے میں صرف صوبجات متحدہ میں ہی نہیں۔ بلکہ ہر ایک صوبہ کے گورنر یا لفٹنٹ گورنروں اور چیف کمشنروں کو اپنے اپنے صوبہ میں سر جیمز میسٹن کی رائے کے مطابق ہندو اور مسلمانوں کی فضول اور بیجا رنجش دور کرنے کیلئے ایسی کانفرنسیں منعقد کرانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (ر)

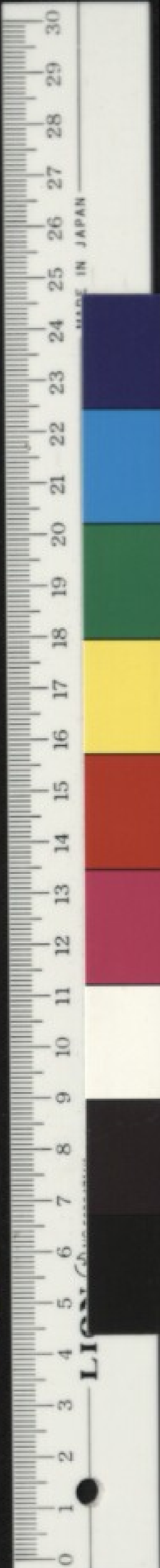
ہندو مذہب کی ڈکشنری

یا

پال کوش

ناظرین آج آپکو ہم ایک نئی کتاب کا مژدہ سناتے ہیں جسکی نظیر اُردو زبان میں یہ خود ہی ہے۔ اس کا نام پال کوش ہے جس میں ہندو مذہب کے متعلق تواریخی مذہبی فلسفیانہ افسانوی اور دیگر ہندو علوم کا ضروری اور کافی ذخیرہ ڈکشنری یا لغت کے طور پر مفصل درج ہے یہ سب ایسے طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ ہندوؤں کی بہت سی کتابیں خریدنے اور اُنکا مطالعہ کرنے کی محنت اور مشقت اُٹھانی نہ پڑیگی۔ ہر ایک امر پر محققانہ اور سادہ بحث کیگئی ہے۔ مگر ہر قسم کے مباحثانہ طرز اور نیت سے قطعی اور دانستہ احتراز کیا گیا ہے اور جیسا اپنے مذہب کے خلاف نظر آئی اُس پر کسی قسم کی مخالفانہ چوٹ نہیں لگائی ہے۔ صرف ہر امر میں واقفیت بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھا گیا ہے اور بس۔ غرضیکہ اس کتاب کو ہر طرح سے دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کیگئی ہے۔ یہ کتاب ۲۲x۲۹ کے کم از کم آٹھ سو صفحوں کی دو جلدوں میں طبع ہوگی سہولیت اشاعت اور خریداری کی نظر سے کم از کم سو صفحہ ماہواری کے رسالہ کی صورت میں شایع ہوگی جسکی قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ للعہ سالانہ ہوگی جو ہر خریدار سے پیشگی بذریعہ وی پی وصول کیجائے گی۔ پانسو درخواستیں آنے پر کتاب طبع ہونی شروع ہو جائیگی۔ واعظین ہر مذہب کیلئے خصوصاً اور عامہ شائقین کیلئے عموماً مفید ہوگی۔

المشتہر ہاردی پی کیول سنگھ ممبر کمیشن ریاست مالیر کوٹلہ



جالات جاپان اُردو	۳رو ۸ر
شریف بیبیاں	۳رو ۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲رو ۹ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری ہینڈبک	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دو سوال (زنانہ تعلیم کار داز روئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴رو ۶ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال	۶ر
موسیٰ کا احوال	۴ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راسپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳رو ۹ر
دولت لازوال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو ۳ر- ۵ر-	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسماء الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈوڈاین

یہ انگریزی کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اون کے دست پیچش کے لیے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورو ڈاین کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت فی شیشی محصولڈاک ۵ ر ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱ر

پین ہیلر

اندرونی درد ۔ پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کو لہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جہاں درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ سوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ ار شیشی ڈاک محصول ۵ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۷۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس اردو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوریل کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ ار سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ دعا +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ ار چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چار نمبر (۱۹۱۲ء کے) ار فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیئے

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ... ۱۲ہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	ملعہ
پورا کالم	للعہ	ملعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ار ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاوے (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھ بھیجتے ہیں۔ جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا عہ سے صہ کرونول لو +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ سی۔ ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی براد رز چھپا)